آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

محکمہ قانون وپارلیمانی امور

(ایکٹXXIII بابت ۱۹۸۶ء)

مورخہ ۹مارچ ۱۹۸۶

نمبر ۴۳۱-۴۳۵/م ق/ قانونسازی ۸۶۔ قانون سازاسمبلی کا منظور کردہ مندرجہ ذیل ایکٹ جس کی توثیق جناب صدر نے مورخہ ۵ مارچ ۱۹۸۶ء کو کی ہے۔ برائے اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔

اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء میں ترمیم کیئے جانے کا ایکٹ۔ چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء میں ترمیم کی جائے۔

لہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

۱۔ مختصر عنوان، اور آغاز و نفاذ۔ (۱) یہ ایکٹ آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی قوانین) نفاذ (ترمیمی) ایکٹ 1986ء کے نام سے موسوم ہو گا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

۲۔ آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء کی دفعہ 2 میں ترمیم۔ آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء جسے بعد میں ایکٹ مذکور کہا جائے گا کی دفعہ ۲ ذیلی دفعہ (۷) کو بدل دیا گیا ہے جو یوں ہے۔

"(۷) ضلعی عدالت سے مراد سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج اور قاضی ضلع یا ایڈیشنل قاضی ضلع پر مشتمل بنچ ہو گا۔"

۳۔ آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء کی دفعہ ۳ میں ترمیم۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ شق چہارم کو تبدیل کر دیا گیا ہے جو یوں ہو گی۔

"چہارم۔ تعزیر اور تیس کوڑوں تک کی سزا۔"

۴۔ آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء کی دفعہ ۲۳ میں ترمیم۔ دفعہ ۲۳ میں:۔ (الف) ذیلی دفعہ (۱) کے بعد نئی ذیلی دفعہ (۱) (الف) و (۱-ب) کا اضافہ کیا گیا ہے جو یوں ہو گا۔ (۱-الف) اگر کسی ایک وقوع کے دوران کوئی شخص ایسے افعال کا ارتکاب کرے جو ایکٹ ہذا کے تحت جرائم کے زمرہ میں آتے ہیں اور ایسے فعل سے کسی دیگر تعزیراتی جرم کا ارتکاب پایا جائے تو باوجود یہ کہ کسی دیگر قانون میں کچھ اور درج ہو، ایکٹ ہذا کے تحت تشکیل شدہ عدالت مجاز ان جرائم کی سماعت کرنے کی مجاز ہو گی جو کسی دیگر قانون کے تحت قابل مواخذہ اور مستوجب سزا ہیں۔

(ا۔ب)اس ترمیم کے موثر ہونے سے قبل اگر کوئی کارروائی کسی عدالت مجاز میں ہو چکی ہو تو اس کے متعلق یہ تصور کیا جائے گا کہ یہ ترمیم شدہ صورت کے مطابق درست کی گئی ہے۔"

(ب)ذیلی دفعہ (۲)اور(۳) کو بدل دیا گیا ہے جو یوں ہے۔

"(۲)ایکٹ ہذا کے تحت مقدمات میں ضلعی عدالت کے فیصلہ میں اختلاف رائے کی صورت میں مقدمہ انفصال کے لیے آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ کو بھیجا جائے گا۔ جس کے فیصلے کے خلاف اپیل اندر تیس یوم عدالت عظمی میں دائر کی جاسکے گی۔

(۳)دوران سماعت مقدمہ ضلعی عدالت کے درمیان اختلاف رائے کی صورت میں مقدمہ آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ کے پاس استصوراب رائے کے لیئے بھیجا جائے گا۔ جس کی رائے کے مطابق ضلعی عدالت عمل کرے گی۔

(ج)ذیلی دفعہ (۲)اور(۳) کے درمیان نئی ذیلی دفعہ ۲الف کو بدل دیا گیا ہے جو یوں ہو گی۔"(۲۔الف)دوران سماعت مقدمہ تحصیلی عدالت کے جج اور قاضی کے درمیان اختلاف رائے کی صورت میں مقدمہ ضلعی عدالت کے پاس استصواب کیلئے بھیجا جائے گا جس کی رائے کے مطابق تحصیلی عدالت عمل کرے گی اور اگر ضلعی عدالت میں بھی اختلاف رائے قائم رہے تو اسے آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ میں بغرض استصورب بھیجا جائے گا۔ جس کا فیصلہ آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ کا واحد جج کرے گا۔

<u>۵۔آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین انفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء میں دفعہ ۲۳الف کا اضافہ</u>۔۔ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۳ کے بعد نئی دفعہ ۲۳(الف) کا اضافہ کیا گیا ہے، جو یوں ہو گی۔

"<u>(۲۳۔الف) مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کے بعض احکام کا اطلاق</u>۔۔(1)تاوقت یہ کہ اس ایکٹ میں صریحاً اس کے برعکس مذکور نہ ہو مجموعہ تعزیرات کے باب دوئم کی دفعات ۳۴تا۳۸، باب سوئم کی دفعات ۷۱اور ۷۲اور باب ہشتم کی دفعہ ۱۴۹، اس ایکٹ کے تحت جرائم کی نسبت مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق پذیر ہوں گی۔

(۲)جو کوئی بھی اس ایکٹ کے تحت کسی جرم مستوجب حد میں اعانت کا مجرم ہو تو وہ مذکور جرم کے لیے تعزیر کے طور پر مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہو گا۔

<u>۶۔آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ کی دفعہ ۲۴ ذیلی دفعہ (۲) میں ترمیم</u>۔۔ایک مذکور کی دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (2) کو بدل دیا گیا ہے جو یوں ہے۔

(۲)اگر دوران تفتیش یہ پایا جائے کہ دفعہ ۲۶(ا) آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء میں تعین شدہ شہادت کا وجود نہیں ہے تو چالان دیگر نافذ الوقت ملکی قوانین کے تحت، ضابطہ فوجداری کے تحت قائم شدہ عدالت مجاز میں بغرض سماعت پیش کیا جائے گا۔

<u>۷۔آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء کی دفعہ ۲۵ میں ترمیم</u>۔۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۵ ذیلی دفعہ (ا)،(۲) کو بدل دیا گیا ہے جو یوں ہوں گی۔

(۱) ضلعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ میں اندر چھ ماہ دائر کی جاسکے گی اور اسی عدالت کو اختیارات نگرانی بھی حاصل ہوں گے جس کی میعاد ساٹھ یوم ہو گی۔ شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل عدالت العظمیٰ میں اندر ساٹھ یوم دائر کی جاسکے گی اور اسی عدالت کو اختیارات نگرنی بھی حاصل ہونگے جس کی میعاد ساٹھ یوم ہو گی۔

(۲) اس ایکٹ کے تحت قائم شدہ تحصیلی عدالت کے فیصلہ بریت کے خلاف آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ میں اپیل اندر چھ ماہ دائر کی جاسکے گی اور اسی تحصیلی عدالت کی جانب سے کسی ملزم کو سزا سنائے جانے کی صورت میں اپیل ضلعی عدالت میں اندر ساٹھ یوم دائر کی جاسکے گی۔ تحصیلی عدالت کے کسی درمیانہ حکم یا فیصلہ کے خلاف نگرانی آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ میں اندر ساٹھ یوم دائر کی جاسکے گی۔

۸-آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء میں دفعہ ۲۵ الف کا اضافہ ۔۔ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۵ کے بعد نئی دفعہ ۲۵ الف کا اضافہ کیا گیا ہے جو یوں ہو گی۔

"25-الف (استثناء) آرڈیننس اپیل بابت ۱۹۸۱ء میں موجود کوئی امر ان مقدمات پر جو اس آرڈیننس کے نفاذ سے عین قبل کسی عدالت اپیل کے سامنے زیر سماعت ہوں اطلاق پذیر نہیں ہو گا۔"

۹- عام تشریح ۔۔اس ترمیم کے مؤثر ہونے سے قبل اگر کوئی کارروائی اس ترمیم کے مطابق ہو چکی ہو جب عدالت کو ایسی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل نہیں تھا تو ایسی کاروائی کے بارے میں یہ تصور کیا جائے گا کہ یہ ترمیم شدہ "صورت کے مطابق درست کی گئی ہے۔

۱۰-اسلامی تعزیراتی قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء کی دفعہ ۲۷ میں ترمیم ۔۔ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۷ ذیلی دفعہ (۲) میں لفظ "قاضی کو لفظ" عدالت" میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

۱۱-آزاد جموں وکشمیر اسلامی (تعزیراتی) قوانین نفاذ ایکٹ ۱۹۷۴ء کی دفعہ ۳۱ میں ترمیم ۔۔ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳۱ کو بدل دیا گیا ہے جو یوں ہو گی۔

دفعہ ۳۱۔ حدود کے تمام فیصلہ جات اور قتل عمد میں قصاص کا فیصلہ نافذ العمل نہیں ہو گا تاوقتیکہ اسکی توثیق آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ نہ کر دے تو لازم ہے کہ ضلعی عدالتیں ایسے فیصلوں کی امسلات سات یوم کے اندر آزاد جموں وکشمیر شریعت کورٹ کو ارسال کریں۔

دستخط

(سید عطا محی الدین)

ڈپٹی سکیرٹری قانون